نصب الراية لأحاديث الهداية

حضرت مولانا نور البشر صاحب

"وہ کتابیں اپنے آباء کی......" کے عنوان کے تحت اسلام کے مراجع و مصادر اور ماخذ میں سے کسی ایک کتاب کا تعارف پیش کیا جاتا ہے، اس مرتبہ حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "نصب الراية لأحاديث الهداية" کا تعارف نذر قارئین ہے۔ (مدیر)

امام حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۶۲ھ) آٹھویں صدی ہجری کے حفاظِ حدیث میں سے ہیں۔

حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ حدیث میں خاص طور پر امام ابو الحجاج مزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۴۲ء) حافظ شمس الدین ذھبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۴۸ھ) اور حافظ علاء الدین ماردینی (متوفی ۷۵۰ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ سے استفادہ کیا۔

حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کی کل تین تصنیفات ہیں، ایک "مختصر معانی الآثار" ہے یہ اب تک مخطوط شکل میں ہے، دوسری تفسیر کشاف کی تخریج ہے، جس کا نام "الإسعاف بأحاديث الكشاف" ہے، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اختصار "الكاف الشاف بتخريج أحاديث الكشاف" کے نام سے کیا ہے۔ آپ کی تیسری اہم تصنیف جس کا آج ہم تعارف کرا رہے ہیں وہ "نصب الراية لأحاديث الهداية" ہے، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا بھی اختصار "الدراية في تخريج أحاديث الهداية" کے نام سے کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کی تعداد اگرچہ زیادہ نہیں لیکن یہ معدودے چند کتابیں بلکہ صرف "نصب الرایۃ" ہی ان کی وہ عظیم الشان تصنیف ثابت ہوئی جس کی وجہ سے وہ امر ہوگئے، اس کتاب میں آپ نے محض تخریج احادیث پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ یہ کتاب فن حدیث اور اسماء الرجال میں ان کی عمیق و وسیع نظر پر شاہد صدق ہے۔

علامہ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "آپ کی تخریج حدیث اس بات پر شاہد ہے کہ آپ علم حدیث اور اسماء الرجال میں، نیز فروع حدیث میں اوج کمال پر فائز ہیں۔"

علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "آپ کی تخریجات علوم حدیث یعنی معانی حدیث، اسماء رجال اور متون وطرق پر واسع الاطلاع اور متبحر ہونے پر شاہد عدل ہیں"۔

حتیٰ کہ امام العصر علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "میرا خیال ہے کہ حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ حفظِ حدیث میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر ہیں۔"

حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ممتاز ترین وصف انصاف پسندی اور عدم تعصبِ مذہبی ہے، پوری کتاب میں یہ وصف نمایاں ہے، خود حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حافظ زیلعی اور نصب الرایہ کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں "انہوں نے ہر باب میں مخالفین کے دلائل ذکر کرنے کا التزام بھی کیا ہے، پھر وہ اس سلسلہ میں بہت انصاف سے کام لیتے ہیں، جو کچھ ان کے سامنے ہوتا ہے بغیر اعتراض کے نقل کر دیتے ہیں"۔

حضرت کشمیری رحمۃ اللہ کا خیال ہے کہ یہ وصف ان کے اندر اس بنا پر پیدا ہوا کہ ان کا تعلق حضرات صوفیہ سے تھا جو مجاہدوں اور خلوت گزینی کے سبب مصفّی اور مجلّی ہوگئے تھے۔

کتب التخاریج: سے مراد وہ کتب ہیں جن میں کسی دوسری کتاب کی ذکر کردہ احادیث و آثار کے حوالہ جات ذکر کیے جائیں۔

اس صنف کتب میں علماء نے سلفاً و خلفاً کافی کتابیں لکھی ہیں، ان میں ''نصب الرایۃ'' ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔

چونکہ صاحبِ ہدایہ نے ''ھدایہ'' میں نہ صرف فقہ حنفی کے دلائل ذکر کیے، بلکہ دوسرے ائمہ کے دلائل بھی جابجا ذکر کیے ہیں، اس لیے ''نصب الرایۃ'' میں ''ھدایہ'' میں موجود تمام احادیث مرفوعہ و موقوفہ اور آثار وغیرہ کی تخریج کا التزام کیا گیا ہے۔ خواہ ان احادیث و آثار کا تعلق فقہ حنفی سے ہو یا کسی اور فقہ سے۔

ذیل میں کتاب کی کچھ خصوصیات اور حافظ زیلعی کی کچھ عادات ذکر کی جاتی ہیں:

(۱) صاحب ھدایہ جس روایت کو بطور حدیث مرفوع ذکر کرتے ہیں اس پر باقاعدہ ''الحدیث الأول، الحدیث الثانی ......'' کا عنوان لگا کر اس کی تفصیل بیان کرتے ہیں، البتہ اگر وہ روایت موقوف یا مقطوع ہو تو اس پر اس طرح کا عنوان نہیں ہوتا، پھر ہر ''کتاب'' میں از سر نو نمبر شمار ذکر کرتے ہیں، جبکہ ''فصل'' کے تحت جو حدیثیں ہوتی ہیں ان کے لیے مستقل نمبر شمار ذکر نہیں کرتے۔

(۲) اس کے بعد صاحب ھدایہ کی ذکر کردہ حدیث کو پہلے نقل کرتے ہیں، اس سلسلہ میں وہ ان کی ذکر کردہ حدیث کو بعینہ نقل کرنے کا التزام تو نہیں کرتے البتہ کوئی ایسا واضح جملہ ہوتا ہے جس سے مراد پر پوری دلالت ہوتی ہے۔

(۳) آخر میں ''قلت'' کہہ کر اس پر تبصرہ کرتے ہیں۔

(۴) پھر اپنے تبصرہ میں کبھی تو ایجابی حکم ہوتا ہے اور پھر اس کی تفصیلی تخریج ہوتی ہے اور کبھی نفی میں حکم لگاتے ہیں۔

جب ایجابی حکم ہوتا ہے تو اس کے لیے انھوں نے دو طریقے اختیار کیے ہیں:

(الف) کبھی تو ان صحابۂ کرام کو ذکر کرتے ہیں جن کی روایات کی تخریج مطلوب ہے، اگرچہ ان کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو، پھر ترتیب کے ساتھ ہر صحابی کی روایت تخریج کرتے ہیں۔ (ب) کبھی رواۃ کو ذکر کیے بغیر ''قلت'' کہہ کر براہِ راست تخریج کرتے ہیں۔

اسی طرح جس حدیث پر سلبی حکم لگاتے ہیں اس کے لیے عموماً وہ چار طریقے اختیار کرتے ہیں:

(الف) کبھی کہتے ہیں ''غریب'' یا ''غریب جدًا'' (ب) کبھی کہتے ہیں ''غریب'' یا ''غریب بھذا اللفظ'' (ج) کبھی کہتے ہیں ''غریب من حدیث فلان'' (د) اور کبھی کہتے ہیں ''غریب'' یا ''غریب مرفوعاً''۔

واضح رہے کہ یہاں ''غریب'' سے اصطلاحی غریب مراد نہیں جس میں کوئی راوی منفرد بالروایۃ ہوتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی اسے روایت نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ یہ حدیث انھیں نہیں ملی۔

جب علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ ''غریب'' یا ''غریب جدًا'' کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انھیں یہ حدیث موجود مراجع میں سے کسی میں نہیں ملی، ایسی حدیثوں کی تعداد تقریباً چالیس ہے۔ اور جب ''غریب بھذا اللفظ'' کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ بعینہ یہ الفاظ تو نہیں ملے البتہ اس کے ہم معنی روایات موجود ہیں، چنانچہ ان روایات کی تخریج کرتے ہیں۔ کبھی اس مقام پر مطلق ''غریب'' بھی کہہ دیتے ہیں۔

اور جب ''غریب من حدیث فلان'' کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صاحب ھدایہ نے روایت کے ساتھ ساتھ راوی کا ذکر بھی کیا ہوتا ہے، لیکن علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کو وہ روایت اس مخصوص راوی سے نہیں ملتی، اس لیے اس پر ''غریب من حدیث فلان'' کہہ کر دوسرے کسی صحابی سے اس روایت کی تخریج کرتے ہیں، ایسے مقامات کی تعداد بارہ سے زیادہ نہیں۔

اور ''غریب مرفوعاً'' اس وقت کہتے ہیں جب صاحب ھدایہ نے کسی حدیث کو مرفوعاً ذکر کیا ہو اور علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کو وہ حدیث مرفوعاً نہ ملی ہو تو اس پر استدراک کرتے ہوئے یہ جملہ لکھتے ہیں۔ ایسی حدیثوں کی تعداد بھی تقریباً بائیس ہے۔

(۵) علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث کی تخریج کرتے ہیں تو مخرج حدیث کی عموماً سند ذکر کرتے ہیں، پھر کبھی تو پوری سند ذکر کرتے ہیں اور کبھی ناقص ذکر کرتے ہیں اور کبھی کبھار سند بالکل ذکر نہیں کرتے، صرف صحابی کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔

(۶) اس کے بعد اس حدیث پر جرح و تعدیل اور صحت و ضعف کے اعتبار سے کلام کرتے ہیں اور یہ کلام کبھی تو مخرج حدیث یا راوی حدیث سے نقل کرتے ہیں اور کبھی کسی اور سے، یہی دونوں طریقے عام ہیں، البتہ کبھی کبھار بذات خود کلام کرتے ہیں جو پہلے دونوں طریقوں کے مقابلہ میں کم ہے۔ جبکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مخرج حدیث اور کسی اور کے کلام کو جمع کر دیتے ہیں۔

(۷) رجال حدیث پر جرح و تعدیل کے اعتبار سے کلام کرتے ہیں، اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو ابھی ہم بیان کر چکے کہ راوی پر جرح و تعدیل کا کلام یا تو مخرجِ حدیث کی طرف سے منقول ہوتا ہے، یا کسی اور سے اور کبھی خود بھی کلام فرماتے ہیں، اور کبھی مخرج حدیث اور کسی اور کے کلام کو جمع کر دیتے ہیں۔

حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے اندر جن حضرات کی کتب اور اقوال سے استفادہ کیا ہے ان کا وضاحت کے ساتھ حوالہ دیا ہے، یوں تو حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے جن کتب سے استفادہ کیا ہے ان کی تعداد تقریباً دو سو چوبیس ہے، جبکہ ان میں تقریباً اکتیس مراجع ایسے ہیں جن سے انہوں نے بالواسطہ استفادہ کیا ہے۔ ان مراجع و مصادر میں تین کتابیں نہایت اہمیت کی حامل ہیں جن سے حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے:

(الف) الإمام بشرح الإلمام، یہ متن و شرح دونوں کتابیں امام ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۷۰۲ھ کی ہیں شیخ محمد عوامہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق "الامام" "کتاب الحج" تک ہے، کیونکہ حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے یہاں تک استفادہ کیا ہے۔

(ب) بیان الوھم و الإیھام، یہ حافظ ابو الحسن علی بن محمد بن القطان فاسی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۶۲۸ھ کی تصنیف ہے جو دراصل حافظ ابو محمد عبد الحق اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۸۱ھ کی کتاب "الأحکام الکبریٰ" کی تنقید پر مشتمل ہے۔

(ج) تنقیح التحقیق فی أحادیث التعلیق، یہ حافظ شمس الدین ابن عبد الہادی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۷۴۴ھ کی تالیف ہے، جو علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "التحقیق فی مسائل التعلیق" پر تنقید و تعقب پر مشتمل ہے۔

حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب نصب الرایہ کے اندر جو عللِ حدیث اور جرح و تعدیل سے متعلق کلام ہے وہ بیشتر انہی تینوں کتب سے ماخوذ ہیں۔

حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں تخریج حدیث میں زبردست توسع سے کام لیا ہے، چنانچہ صاحب ہدایہ نے جن احادیث کی صراحت کی ہے ان کی تو تخریج کی ہی، جبکہ انہوں نے جن بعض احادیث کی طرف صرف اشارہ کیا ہے، ان کی بھی تفصیل سے تخریج کی ہے۔ اسی طرح کبھی صاحب ہدایہ کوئی فقہی مسئلہ ذکر کرتے ہیں، دلیل ذکر نہیں کرتے، حافظ زیلعی اس کی دلیل بھی ذکر کرتے ہیں اور حوالہ دیتے ہیں، بلکہ بعض اوقات تو ایسے مسائل ذکر کرتے ہیں جن کا ذکر بھی صاحب ہدایہ نے نہیں کیا ہوتا، پھر ان کے دلائل ذکر کرتے ہیں۔

حافظ زیلعی نے جس توسع سے کام لیا ہے اس کے تحت انھوں نے نہ صرف مظان سے، بلکہ غیر مظان سے احادیث کی تخریج کی ہے۔ نیز صرف مشہور اور متداول کتبِ حدیث ہی سے نہیں بلکہ غیر متداول اور غیر مشہور کتب حدیث سے بھی تخریج کا التزام کیا ہے۔

(۸) حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ جب کسی حدیث کی تخریج کرتے ہوئے حوالہ دیتے ہیں تو اس کا انداز بھی بہت آسان اور مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے جب ایسی کتاب پیش نظر ہو جو فقہی ابواب پر مرتب ہو تو یہ دیکھتے ہیں کہ صاحب ہدایہ نے جس باب کے تحت حدیث ذکر کی ہے مذکورہ کتاب میں بھی اسی باب کے تحت ہے یا نہیں۔ اگر اس باب کے تحت ہے تو پھر صرف کتاب کا نام

ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ مثلاً "رواہ البخاری" کہہ دیتے ہیں، اگر اس باب کے تحت نہ ہو تو ایسے باب کی تعیین کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں "أخرجه أبو داود في الحدود، والنسائي وابن ماجه في الطلاق"۔

اور اگر اس کتاب میں وہ حدیث متعدد بار آئی ہو تو اُن مقامات کو بیان کرتے ہیں۔ اور اگر وہ کتاب فقہی ابواب پر مرتب نہ ہو تو بقدرِ امکان قاری کے لیے آسانی پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اگر تراجم وسیر کی کتابوں میں ہو تو جس کے تذکرہ میں وہ حدیث آئی ہے اس مترجم لہ کی تعیین کے ساتھ تخریج کرتے ہیں۔

(۹) حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ جہاں تخریج میں توسع کرتے ہیں وہاں بسا اوقات کسی حدیث کے مختلف طرق کو جمع واستقصاء کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

(۱۰) حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ صرف صاحب ھدایہ کی ذکر کردہ حدیث ہی کی تخریج نہیں کرتے بلکہ اس کے موافق جتنی روایتیں ملتی ہیں ان کو بھی "أحادیث الباب" کا عنوان دے کر ذکر کرتے ہیں، اور کبھی "أحادیث الباب" کے عنوان کے بجائے "حدیث آخر" کا عنوان قائم کرتے چلے جاتے ہیں۔

(۱۱) حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں نہ صرف اپنے مسلک کی احادیث کی تخریج کی ہے بلکہ دوسرے مذاہب کے دلائل و روایات کو ذکر کرنے کا بھی التزام کیا ہے اس کے لیے وہ "أحادیث الخصوم" کا عنوان قائم کرتے ہیں۔

(۱۲) حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے جن مراجع ومصادر سے استفادہ کیا ہے ان کا بسا اوقات حوالہ دیتے ہیں، لیکن آج جو کتابیں ان میں سے مطبوع ومتداول ہیں ان میں وہ عبارتیں نہیں ملتیں، یہ دراصل نسخوں کا اختلاف ہے، حافظ زیلعی کی اس صنیع سے ہمیں بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱۳) حافظ زیلعی مخرّجِ حدیث یا کسی اور کے کلام کو جب نقل کرتے ہیں تو ان کی بھی بعض عبارتوں میں اور ہمارے زمانے کے نسخوں میں فرق دکھائی دیتا ہے، یہ بھی علمی فوائد سے خالی نہیں۔

(۱۴) حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ جرح وتعدیل کے باب میں کسی راوی کے بارے میں بعض ایسے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں جن کا کوئی ذکر متداول کتبِ رجال میں نہیں ملتا۔

(۱۵) حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ جا بجا حدیثی نادر فوائد ذکر کرتے رہتے ہیں ایسے ہی فوائد میں سے:

(الف) ایک فائدہ "سماع الحسن البصري من الصحابة" ہے، انھوں نے اس سلسلہ میں تقریباً ڈیڑھ صفحہ میں سب سے پہلے ان صحابۂ کرام کا ذکر کیا جن سے ان کو سماع حاصل ہے، پھر ان کو جن سے انہوں نے روایت کی لیکن سماع حاصل نہیں، اس قسم کے فوائد جامع انداز سے کسی او رکتاب میں بہت کم ملتے ہیں۔ (ب) اسی طرح امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل ہے یا نہیں، اس پر بھی جامع کلام کیا ہے۔ (ج) حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ بعض کتبِ حدیث کی مخصوص اصطلاحات بھی ذکر کرتے جاتے ہیں۔ (د) "زیادۃ الثقات" کے بارے میں نہایت واضح اور جامع کلام فرمایا ہے۔ (ھ) جا بجا مصطلحاتِ حدیثیہ کا حوالہ دے کر وضاحت کرتے جاتے ہیں۔

(۱۶) حوالہ دیتے ہوئے اصل مراجع میں مذکور نص کو بالالتزام ذکر کرتے ہیں۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرتے، یہ اس صورت میں ہے جبکہ ماخذ صرف ایک ہو، اور اگر ایک سے زائد حوالہ جات ہوں تو یا تو ان میں سے کسی ایک کے لفظ کو لے لیتے ہیں اور باقی کتب کی مغایرت سے سکوت اختیار کرتے ہیں اور کبھی مغایرت پر بھی متنبہ کر دیتے ہیں۔

(۱۷) حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں جا بجا دوسرے حضرات علماء کا تعقب واستدراک بھی کرتے جاتے ہیں، کبھی یہ تعقب

خود ان کا اپنا ہوتا ہے اور کبھی کسی اور کا کلام نقل کرتے ہیں۔ اس کتاب میں آپ ابن عدی، دار قطنی، حاکم، بیہقی، ابن عساکر، ابن الجوزی، عبد الحق اشبیلی، ابن القطان، منذری، نووی، مزی، ابن عبد الہادی اور ذہبی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے حضرات کا تعقب دیکھیں گے۔

(۱۸) حافظ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مقامات میں الفاظ غریبہ کی تفسیر و تشریح بھی کی ہے۔

(۱۹) اسی طرح اعلام واماکن کا تلفظ بھی ضبط کیا ہے۔

کتاب "نصب الرایہ" کی طباعت واشاعت کا سہرا دراصل مجلس علمی ڈابھیل کے سر ہے، جس کے مؤسس شیخ محمد بن موسی سملکی افریقی رحمۃ اللہ علیہ تھے، مجلس علمی نے ۱۳۵۷ھ میں "نصب الرایہ" اور "فیض الباری" کی مصر سے طباعت واشاعت کا فیصلہ کیا، اس کام کے لیے حضرت کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مایۂ ناز تلمیذ رشید حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت کشمیری کے تلمیذ و فرزند نسبتی حضرت مولانا احمد رضا بجنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مصر کا سفر کیا، اور مختصر مدت میں ان دونوں کتابوں کی جس حد تک بہترین طباعت تصحیح و تنقیح کے ساتھ ہو سکتی تھی وہ کی، اور اس طرح یہ کتاب منصۂ شہود پر آئی، اس کتاب پر کتاب الحج تک حضرت مولانا عبد العزیز پنجابی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیق و تخریج اور حوالہ جات کا کام کیا، ساتھ ساتھ اپنی بساط کی حد تک تصحیح کی خدمت بھی کی، لیکن ان کے مرض کی وجہ سے یہ کام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد ہوا اور انہوں نے ہی اس کی تکمیل کی۔

اس کی تصحیح اور طباعت تک کے مراحل میں جو مشکلات پیش آئیں حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مقدمہ میں تفصیل سے ذکر کر دیں۔ اس کے باوجود اس کتاب کی تصحیح کی اشد ضرورت تھی، علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ذاتی نسخہ میں کافی تصحیحات کی تھیں، ان کے علاوہ شیخ عبد الفتاح رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی بہت سے اغلاط کی تصحیح کی اور آخر میں شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید اور ان کے علوم کے امین شیخ محمد عوامہ حفظہ اللہ نے اس کتاب کی زبردست خدمت کی اور انہوں نے اپنے شیخ اور شیخ الشیخ کی تصویبات کو جمع کیا، نیز خود انہوں نے جن اَخطاء کی تصحیح کی وہ بھی آٹھ سو سے زیادہ تھیں، اس طرح اس وقت سب سے زیادہ مصحح نسخہ یہی ہے جس کی خدمت شیخ محمد عوامہ حفظہ اللہ نے کی ہے۔

پھر یہاں یہ بھی واضح رہے کہ نصب الرایہ کی طباعت کے موقع پر حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا مقدمہ لکھوایا تھا، جو "تقدمة نصب الراية و كلمة عن فقه أهل العراق" کے نام سے شائع ہوا تھا، بعد میں یہی مقدمہ الگ سے شیخ عبد الفتاح کی تعلیقات کے ساتھ "فقه أهل العراق وحديثهم" کے نام سے شائع ہوا۔ شیخ محمد عوامہ نے بھی چونکہ نصب الرایہ سے متعلق کافی کام کیا تھا، اس لیے انھوں نے اپنے طبع کردہ نسخہ میں ان تمام مقدمات کو ایک جلد میں کر دیا اس طرح مقدمہ کی یہ جلد: ❶ فقه أهل العراق وحديثهم ❷ دراسة حديثية مقارنة لنصب الراية وفتح القدير ومنية الألمعي ❸ كتاب منية الألمعي للحافظ قاسم بن قطلوبغا رحمة الله عليه ❹ حواشي ابن حجر على الجزء الثاني من نصب الراية ❺ اور علمی استدراکات پر مشتمل ہے۔

جبکہ شیخ محمد عوامہ کے ایک شاگرد شیخ حسن عجمی نے اس کی علمی فہرست بنائی جس میں درج ذیل نو قسم کی فہرستیں ہیں اور یہ فہرستیں مستقل ایک جلد میں شائع ہوئی ہیں:

❶ فهرس الآيات القرآنية ❷ فهرس شامل لأطراف الأحاديث والآثار جميعا ❸ فهرس شامل لمسانيد الصحابة والتابعين فمن بعدهم ❹ فهرس بأسماء المصادر التي رجع إليها الحافظ الزيلعي ❺ فهرس للألفاظ الحديثية الغريبة التي وردتفسيرها ❻ فهرس لأسماء الأماكن ومواطن الغزوات ❼ فهرس للأعلام والأماكن المضبوطة ❽ فهرس الأشعار ❾ فهرس تفصيلي لأسماء الكتب والأبواب والفصول۔

اللہ تعالیٰ کتاب کے مصنف اور تمام خدام کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔